قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجہ

ہفت روزہ

سوادِ اعظم لاہور

مدیر مسئول
حکیم سید غلام معین الدین
نعیمی (کاکاخیل)
مقام اشاعت
نعیمی دواخانہ۔ لال کھوہ
موچی گیٹ۔ لاہور

[illegible]

جلد ۶ | ۱۸-شوال المکرم سنہ ۱۳۸۲ھ | جمعۃ المبارک | ۱۵-۱۰ مارچ سنہ ۱۹۶۳ء | نمبر ۳۹

بعض علوم کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدسہ سے اس کی نفی کرنا بدترین جہالت اور بارگاہِ نبوت سے کھلی عداوت ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۱۔ [illegible]

[illegible]

[illegible]

ایک کثیر الوقوع شبہ کا ازالہ

[illegible]

جانِ عالم افضل الرسل ﷺ کی فضیلتِ مطلقہ

از حضرت غزالیِ وقت مد ظلہ

افضلیت و کمالاتِ مصطفویہ علیہ التحیۃ

اظہارِ کمالاتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں حضرت [illegible] ہو نہیں سکتا [illegible]

ہمارا یہ دعویٰ درست ہے کہ [illegible] ذاتِ مقدسہ حضور [illegible] کے ساتھ مختص نہیں [illegible] کمالات حضور سے [illegible]

[illegible]

بخلاف عیب کے [illegible]

[illegible]

اور کمالات کا عیب اس کی طرف منسوب ہو [illegible] اصل میں عیب [illegible]

[illegible] حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

اللہ ظاہر ہے۔ [illegible] عیب [illegible] کا اظہار صحیح ہو گیا۔

موجودات عالم کے عیوب و نقائص اصل کمالاتِ حضور [illegible] حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے، بلکہ ان کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ حقیقتِ اور حضور کا نور اپنی اصل سے منقطع ہو کر اس کے [illegible] سے محروم ہو گئے۔

علیٰ ھذا القیاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجوداتِ عالم کا ہر کمال کمالِ محمدی کا عین ہے۔ مگر کسی فردِ عالم کا [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عیب کی دلیل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے وہ حقیقت [illegible] اصل ذات یعنی روحانیتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے منقطع ہو چکا ہے۔ گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت مولانا عبد السمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مصنف انوار ساطعہ نے تحریر فرمایا تھا کہ جب چاند سورج کی ایک دم تمام روئے زمین پر پڑتی ہے۔ اور شیطان و ملک الموت کا محیط زمین پر موجود ہونا بھی ہم دیکھتے اور ان کے احوال کو جانتے ہیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت و نورانیت کے ساتھ بیک وقت بہت سے مقامات پر تمام روئے زمین پر [illegible] اور اسی کا علم رکھنے کس طرح ناممکن اور تعذر [illegible] ہو سکتا ہے۔

ظاہر ہے کہ مولانا عبد السمیع رحمۃ اللہ علیہ کا کلام تو اسی اصل مذکور پر مبنی تھا۔ لیکن مولوی انبیٹھوی صاحب جب انوار ساطعہ کے رد میں براہین قاطعہ لکھنے بیٹھے تو انہوں نے اپنی بلاغت طبع کے باعث انوار ساطعہ میں لکھے ہوئے حضور کے اس کمال کو حضور کے وصفِ عالمیت کو مانتے ہوئے افضلیت پر مبنی سمجھ لیا۔ یعنی مولوی انبیٹھوی صاحب نے یوں سمجھا کہ انوار ساطعہ نے جو شیطان و ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور محیط زمین کی مشاہدہ حاصل ہونے کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے متصف ہونے کی صرف سند لانا مقصود لیا ہے اس کا منشاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت مطلقہ ہے۔ انبیٹھوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے ہر علم کو ایک بنیاد اور علم [illegible] اور اس پر مناسب کی تعمیر سے [illegible] بنیاد [illegible]

اور اس پر مناسب تعبیر کرتے چلے گئے۔ چنانچہ اسی بنا پر انوار ساطعہ کے سلسلے میں یہ تحریر فرماتے ہیں:

اصل تعلیم یہ ہے کہ ملک الموت علیہ السلام کی شرافت مکان اور کمالات سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر ہو۔ چہ جائیکہ زیادہ۔ براہین قاطعہ ص [illegible]

~~~ برایں عقل و دانش بباید گریست۔

انبیٹھوی جی آپ سے کس نے کہا ہے کہ صاحب انوار ساطعہ نے [illegible] سے افضل و اکمل ہونے کی وجہ سے حضور کا علم ملک الموت سے زیادہ تسلیم کیا ہے۔ صاحب انوار ساطعہ نے یا کسی سنی عالم نے بھی افضلیت محمدیہ کو زیادتی علم کی دلیل نہیں بنایا۔ ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمیت کو حضور کی افضلیت کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ اور اگر بالفرض کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کو حضور کی عالمیت کی دلیل بنایا بھی ہو تو اس سے افضلیت مطلقہ یعنی اتباع کا ثبوت ہے۔ کیونکہ حضور کی افضلیت مطلقہ حضور کے ساتھ مخصوص ہے۔ جس کا تعلق اعلمیت کے بغیر ممکن ہے۔

جانے اس بیان کی روشنی میں مولوی [illegible] کا ان تمام حوالجات کو پیش کرنا بے سود ہو گیا۔ جن سے وہ ثابت کرتے ہیں کہ افضلیت کو اعلمیت لازم نہیں۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے افضل ہیں لیکن بعض علوم حضرت خضر علیہ السلام کے لئے حاصل ہیں۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کا حصول ثابت نہیں۔ وغیرہ وغیرہ

[illegible] نے ابھی تک اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت پر دوسروں کی افضلیت کا قیاس کرنا درست نہیں۔ [illegible] حضور اصل کائنات ہیں [illegible] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت اعلمیت کو مستلزم ہو گی اور حضور کے سوا کسی دوسرے کی افضلیت میں اعلمیت کا استلزام نہ ہو گا۔

اس بات کی تائید و تصدیق کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام رسولوں سے افضل اور سب [illegible] کے خاتم ہیں۔ نیز یہ کہ تمام انبیاء علیہم السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باب [illegible] کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق کا کوئی [illegible] اور آخرت کا کوئی علم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی باطنیت [illegible] سے بغیر کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا [illegible] انبیاء متقدمین [illegible] علماء ہوں یا حضور کے امتی [illegible] اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا [illegible] تمام علوم عطا کئے گئے ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ہم [illegible] کوئی علم ایسا نہیں جو حقیقت محمدیہ کو حاصل نہ ہو [illegible] اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ہر قسم کے علوم کو شامل ہے خواہ وہ معقول ہوں یا منقول [illegible] ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے دل کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اللہ تعالیٰ نے تمام علوم [illegible] حضور کو تمام مخلوق سے زیادہ علم عطا فرمایا۔ [illegible]

(الفتوحات) [illegible] اور عالم [illegible] ہے جب وہ حضرت آدم علیہ السلام [illegible] پیدا کر کے [illegible] ہو گیا تو دوسروں کے لئے نبی، رسول اور کتاب [illegible] یوں کر کے [illegible] سکتا ہے۔

خوارج معتزلہ اور دیگر فرق باطلہ کے حل اور [illegible] اگر تاریخ کو دقتِ نظر سے دیکھا جائے۔ تو اس زمانے کے حضرات مذکورین سے ان کے علم و عمل کا پلہ بہت بھاری تھا۔ ان کی مذہبی خدمات تدریس و تبلیغ، تصنیف و تالیف کے مقابلے میں اس زمانہ کی خدمات اور کارگزاریاں متقدمین کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔ لیکن [illegible] کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کی تحریفات سے بچا نہ سکے۔ [illegible] اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید ان لوگوں اور تحریروں سے بھی کر لیتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے [illegible] بالرجل الفاجر [illegible] اور ظاہری علم و عمل کے [illegible] سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ [illegible] اللہ تعالیٰ کے نزدیک [illegible]
~~~

سوادِ اعظم کی گزارش پر سرکار گولڑہ شریف کے دربار سے شورش سے بے تعلقی کا اظہار

سرکار گولڑہ شریف اور شورش اینڈ پارٹی کے مابین زبردست اختلاف ہے

مکرم مدیر سوادِ اعظم سیدی مستندی قبلہ شاہ صاحب دام ظلکم العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
گزشتہ دنوں میں میں نے ماہنامہ "رضوان" اور آپ کے جریدہ "سوادِ اعظم" میں حضور قبلہ عالم گولڑوی علیہ الرحمۃ اور شورش کاشمیری مدیر "چٹان" کے تعلقات کے بارے میں چند مضامین مطالعہ کیے تھے۔ اور آپ کے جریدہ "سوادِ اعظم" کے پچھلے شمارہ میں ایک صاحب کی اپیل بھی پڑھی تھی جس میں اعلیٰحضرت پیر صاحب گولڑوی دامت برکاتہم العالیہ کو گزارش کی گئی تھی کہ شورش سے بے تعلقی کا اعلان فرماویں۔ میری بیعت حضرت صاحب گولڑوی دامت برکاتہم سے ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو انکی طرف سے کوئی جواب نہ ملا ہو میری طرف سے جواب لے لیجئے اور آئندہ کسی شمارہ میں کسی نہ کسی رنگ میں صفحہ قرطاس پر لے آئیں تاکہ عوام اس سے مستفید ہو سکیں فقط والسلام
دعا گو۔ یکے از متوسلین بارگاہ عالیہ گولڑہ شریف

(۱) سوال:- کیا مسلمانوں کو کانگریس میں شامل ہونا چاہیئے یا نہیں؟
جواب:- از حضور قبلہ عالم گولڑوی علیہ الرحمۃ والرضوان۔
"مکرمی شاہ صاحب (حق تعالیٰ اپنا شیدائی بنا کر مجیب و جیب بنائے) تسلیم مسنونہ دعا۔ جمیعۃ بندے میں یہ شمولیت اسلام کے برخلاف اور نا جائز ہے۔ اور بوجہ علالت طبیعت مدید عاجز اس سے زیادہ عرض نہیں کر سکتا۔
العبد عاجز مہر علی شاہ بقلم خود (فتاویٰ مہریہ جلد اول صفحہ ۱۵)

(۲) جنگ عظیم کے زمانے میں جب ہندوستان میں انگریزی حکومت پورے زور پر تھی قوم ہندوستان کے چند لیڈروں مثلاً ابوالکلام، مولوی احمد سعید، عبدالقادر قصوری، ظفر علی خاں وغیرہ (کانگرسی مولویوں) نے ہجرت کی تحریک شروع کی۔ آپ (حضور قبلہ عالم گولڑوی علیہ الرحمۃ) نے بعد غور و خوض اس تحریک کی زبردست مخالفت کی اور اسکے خطرناک نتائج سے مسلمانوں کو بروقت متنبہ کیا۔
(تحقیق الحق فی کلمۃ الحق صفحہ ۔۔)

اس سلسلہ میں مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کی نظریہ خلافت کے سوالات کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:- "خلاصہ یہ کہ موجودہ زمانہ میں علماء کی اجارہ داری نہ خلافت ہے نہ امامت ۔ تاکہ ان کے ہاتھ پر بیعت خلافت کو ضروری خیال کیا جائے۔ اور نہ کوئی شخص بصورت استیلاء بیعت لینے کا مستحق ہے۔ اور نہ مخلصے جائز کیونکہ بصورت عدم ملاقات بالعموم فقہاء کرام امام کے لیے جس وقت صالح نہیں منجانب سیاسی اقتدار کی مخالفت میں جمیعت علماء کی غیر مسلمانہ وگمراہ کن تحریکات نے جو لیے کر کے بھی اس کی ابتدا میں کوئی عمل فاسد کو تقویت پہنچایا ہو، کیا فائدہ بخشا؟"
(فتاویٰ مہریہ جلد اول صفحہ ۱۵)

قبلہ شاہ صاحب! آپ مندرجہ بالا شواہد سے اندازہ لگائیں کہ شورش جس پارٹی کا رکن ہے اس میں اور حضرت قبلہ عالم گولڑوی علیہ الرحمۃ کی زندگی میں کس قدر اختلاف ہے۔

(۳) پاکستان کی صوبائی تقریب...

مولانا مرحوم قادیان کی جھوٹی نبوت کی حقیقت بیان کر کے پچھلے ۲۵ برس سے استعمار کی پناہ میں اسکی تربیت و پرورش کرتے رہے اور جس کی وحدت پر ایک کاری ضرب لگائی اور مرزا کے آنجہانی نے بہ زعم خود ہندوستانی علماء کرام کو دعوت مباہلہ دی تو حضرت اس وقت حضور قبلہ عالم گولڑوی علیہ الرحمۃ کی ذات گرامی تھی جس نے ماہ اپریل ۱۹۰۰ء میں منعقدہ مقابلہ کا چیلنج منظور کیا۔ چنانچہ اخبار "حصن حصین" ۱۹۰۰ء وغیرہ کی عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

"چنانچہ پیر صاحب موصوف مرزا جی کو اپنے مقابلہ میں بلاتے ہوئے ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء کو بمع بیعت اسٹیشن پر جلوہ نما ہوئے۔ لاہور کے مسلمانوں نے جس قدر شاندار استقبال کیا جو کہ تھی پیر صاحب موصوف کا ہے اسٹیشن پر استقبال کیا، اور عزت و اکرام ان کو شہر میں لے آئے۔ چھ سات روز تک مرزا جی کی انتظار رہی۔ اثنائے قیام لاہور میں ایک بڑا بھاری جلسہ بادشاہی مسجد میں ہوا اور بڑے بڑے علماء اسلام تقریباً اس میں شامل ہوئے۔ مگر مرزا جی کی طرف سے سوائے برخاست کے صاف معاملہ رہا۔ گویا وہ مدعی اپنی جماعت کے شہر خموشاں میں جا بسے ہوں۔"

علاوہ ازیں حضور قبلہ عالم گولڑوی علیہ الرحمۃ نے اپنی وہ تمام حقیقت کی جو خوبیاں اور سعید کو قدیانیوں میں سکھا جاتے ہیں جنکے حق میں علمی تحریروں کا ریکارڈ ان کو حق دیا جا رہا ہے۔ آپ کی تصنیفات لطیفات "سیف چشتیائی" اور "شمس الہدایۃ" اپنی مثال آپ ہیں جو مرزائے قادیانی کے مذہب کے رد میں لکھی گئی ہیں۔ ان حالات کے باوجود شورش کاشمیری نے اپنے جریدہ "چٹان" مورخہ ۵ مارچ کے "ختم نبوت نمبر" میں حضور قبلہ عالم گولڑوی علیہ الرحمۃ کی اس ضمن میں دینی خدمات کا تذکرہ بھی اشارۃً بھی تذکرہ نہیں کیا۔ یہ ہے شورش کاشمیری کی حضور قبلہ عالم گولڑوی سے محبت اور عقیدت کی مثال!!

ادارہ

ہم فاضل مراسلہ نگار کے تہ دل سے ممنون و مشکور ہیں کہ موصوف نے ایک اہم نکتہ واضح فرمایا۔ مگر ہماری عرض یہ ضرورت ہے کہ حضرت قبلہ عالم صاحب سجادہ گولڑہ شریف حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب دامت برکاتہم بنفس نفیس اس کی تردید میں ہماری رہنمائی فرمائیں ہمارا سلام عقیدت پیش فرمائیں والسلام
غلام معین الدین نعیمی غفرلہٗ

جماعت احرار سے ہمارا کوئی تعلق نہیں

لاہور ۵ مارچ - مرکزی جمعیت العلماء پاکستان کے نائب صدر علامہ غلام معین الدین نعیمی نے مجلس احرار کی طرف سے منعقدہ ختم نبوت کانفرنس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ علماء اہل سنت بھی اپنے اسٹیج پر شرکت نہیں کریں گے جس میں احراری لیڈر شامل ہوں۔ انہوں نے کہا ہمارے علماء کا نام لیکر احرار نے اپنے پوسٹروں میں شائع کر کے عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم مخالفین نظریہ پاکستان کی قیادت میں کسی قسم کی تحریک میں حصہ لینے کے لیے تیار نہیں کیونکہ یہ لوگ پاکستان کے کبھی بھی خیر خواہ نہیں ہو سکتے اور انکا مقصد صرف ملک میں بد امنی پیدا کرنا ہے ۔ اسلام زندہ باد۔

فرزند ابولہب یا فرزند سامری

۲۵ فروری کے "چٹان" میں ایک نظم بعنوان "فرقہ بدعت یا فرقہ سوسات؟" لکھی ہے گویا مسٹر شورش کشمیری صحابہ کی خلاف وعظ کر رہے ہیں اور اسطرح میں تجویز کر رہے ہیں کہ ہم بھی کچھ منظوم جواب دیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ بازاری باتوں کا جواب دیں لیکن حفاظت مذہب حقہ اہلسنت و جماعت بھی مقدس ہے اور عقیدہ ناموس رسالت بھی ہمارا ایمان ہے۔

شیطان کشش یا مجھے احمق کریں معاف
یہ کون ماہران بے مذہب کی آڑ میں؟
موسوم کے مسمی کرتے ہیں "قرآن" پر
وارد ہے سر کا خوف بے ہمراہی ہے تیر چھاڑ
ظالم سوادِ اعظم اسلام کو نہ چھیڑ!
الزام سنیوں کی جماعت پہ رکھ نہ یوں
لاسے خرید کر اسے مشتاق دلبراں
غیروں سے ساز باز ہے اپنوں پہ ہے ستم
دامن پہ داغ ہائے مرقس فنا کے ہیں
لایا بنا کے اور ہی اپنا نیا خدا
توہین مصطفےٰ تو ہے واللہ کفر ہی

دل کھول کے کہو مگر بہ نہیں گوری گری
جس سے کہ روشن ہوتی ہے جہاں بے اثری
جہ ہم بھی ہیں پاک کہ آگے فسوں گری
شعروں میں جھوٹ پہ جھوٹ کی حق کی دوری
چاہے تو عاقبت میں اگر اچھی بہتری
مقصد ہے شریعت کا ذہب ہے مخبری
بازار حسن و عشق سے آئی ہے یہ پری
موقوف ہے اسی پہ فقط ان کی لیڈری
جاری ہے دین کے نام پہ انکی گداگری
شیطان کی خاک پائے سے فرزند سامری
احکام دین حق میں ہے تیری یہ شاعری

شیطان کے فریب میں احمق نہ آئیے
راہ عذاب نار کی کرتا ہے رہبری

قرآن حکیم کی صداقت

(اس کی اپنی آیات سے)

(ماخوذ از [illegible])

حضرات! قرآن کی صداقت و عظمت ابھی تک قائم و دائم ہے۔ لیکن پھر بھی کچھ [illegible] عیسائی [illegible] **NATURALS** [illegible] مسلمان [illegible] قرآن کی صداقت پر کچھ دلائل [illegible] [illegible] حقیقت [illegible] اعتراضات [illegible] [illegible]

[illegible] قرآن کریم [illegible] [illegible]

[illegible] قرآن [illegible] عقل و علم کی انتہائی رفعتوں پر [illegible] ہے۔

قرآن مجید ایک معجزہ ہے۔ لیکن [illegible] معجزات [illegible] اس کی صداقت پر [illegible] [illegible]

[illegible] قرآنی آیات سے ہی قرآن کی صداقت ثابت کروں گا۔ باقی سب اعتراضات [illegible] پیش کروں گا۔

حفاظت قرآن

قرآن کریم میں ارشاد خداوندی ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ

یعنی یقیناً ہم نے (یعنی اللہ) ہی قرآن حکیم نازل کیا ہے۔ اور ہمیں اس کے محافظ ہیں۔ قرآن حکیم ملک عرب میں آج سے تقریباً [illegible] سال پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ [illegible] پھر بھی اتنے طویل عرصے میں قرآن کریم کا روز اول کی طرح سالم و محفوظ چلا آنا ایک معجزے سے کم نہیں۔ کیا یہ قرآن کی صداقت پر واضح دلیل نہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] عیسائی عالم [illegible] [illegible] خدا تعالیٰ فرماتے ہیں۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] حافظ [illegible] سینہ [illegible] قرآن محفوظ [illegible] [illegible] ایک انگریز مصنف [illegible]

[illegible] پر مجبور کر دیا۔

• جب تم ایک مرتبہ قرآن پڑھ لوگے تو [illegible] [illegible] قرآن کی اصل خوبی [illegible] [illegible] قرآن کو یاد کرنا آسان کر دیا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ۔ یعنی قرآن یاد کرنے کے لئے ہم نے آسان [illegible] ہے۔

مولانا عبدالحق صاحب حقانی اپنی کتاب "البیان فی علوم القرآن" میں فرماتے ہیں: ایک پادری صاحب تھے۔ وہ پادری صاحب قرآن مجید بہت [illegible] [illegible]

یہ ایک ایسی خوبی ہے جو کسی اور آسمانی کتاب کے حصے میں نہیں آئی۔

اسلوب بیان

پھر قرآن کے انداز کلام کا اندازہ لگائیے۔ [illegible] قرآن کی ایک ایک آیت [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن [illegible]

[illegible] قرآن کی تفسیریں کرتے چلے [illegible] اہل علم کی عمریں تمام ہو گئیں۔ لیکن پھر بھی وہ الکتاب کا حق ادا نہ کر سکے۔

خود فخر الدین رازیؒ صرف تعوذ کی تشریح ۵۰ صفحات میں کرتے ہیں، اور سورۂ فاتحہ کی ایک ضخیم جلد میں ہے لیکن پھر تشریح تشنۂ تکمیل ہی رہی۔

قرآن مجید کی ہر ایک آیت دل میں کیف و سرور پیدا کرتی ہے۔ قرآن حکیم سحر انگیز، دیدہ زیب اور وجد آور ترنم ہے۔ عربی زبان سے ناآشنا ہونے کے باوجود ایک آدمی خوش الحان قاری کی قرآن خوانی سے مسحور سا ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید اتنا وسیع اور دقیق ہونے کے باوجود عام و خاص سبھی کے مناسب فہم حال والی ہے۔ ایک نکتہ دان اور عامی دونوں اپنی استعداد کے مطابق قرآن سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ قرآن دعویٰ پر ایک اعجاز ہے۔

ڈین اسٹینلے اپنی کتاب [illegible] میں ان الفاظ میں لکھتا ہے۔

"بلاشبہ قرآن کے احکامات کا [illegible] نقش دل پر ہوتا ہے۔ ویسا بائیبل کے مطالعہ سے عیسائیوں پر نہیں ہوتا۔" پھر اس کے باوجود کلام کی صفائی اور پاکیزگی ایک ایسا جوہر ہے جو کسی اور الہامی کتاب میں نہیں پایا جاتا۔ ایک نقطہ بھی ایسا نہیں جو شائستگی اور شرافت کے معیار سے گرا ہوا ہو۔

"اسکے برعکس انجیل اور ویدوں میں [illegible] اور [illegible] تہذیب و شرافت سے گری آیات وارد ہیں۔ لیکن قرآن کریم یوں شرافت کا [illegible] نہیں پڑتا۔" اپنی کتاب تمدن اسلام میں جان ڈیون پورٹ لکھتا ہے۔

"قرآن شریف کے منجملہ محاسن اور خوبیوں میں جن پر اہل اسلام کو ناز کرنا چاہیے، دو باتیں نہایت عمدہ ہیں۔ اول قرآن مجید کی وہ روش جو خاص ہے جس میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہے۔ اور جس کے سننے سے آدمی کے دل پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوتا ہے۔ دوسری تمام قرآن شریف ان خیالات اور افعال سے مبرا ہے۔ جو خلاف تہذیب خیال کیے جا سکتے ہیں۔ مگر افسوس یہ عیب یہودیوں کی اکثر کتب میں وارد ہے۔"

"قرآنی اصول اور قوانین وسیع ہمہ گیر قوتوں اور رعایات کے مالک ہیں۔ کہ وہ ہر زمانے اور ہر ملک اور ہر قسم کے لوگوں میں بلا روک استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ قرآنی اصول زمانے کی ہر ضرورت پر حاوی و سازگار ہیں۔" مسز سروجنی نائیڈو SAROJINI NAIDU اپنی ایک تقریر میں فرماتی ہیں۔

"عدل و انصاف اسلام کے بہترین تعلیمات میں سے ہے۔ جب میں قرآن پڑھتی ہوں تو مجھے زندگی کے انقلاب آموز اصول نظر آتے ہیں۔ ایسے اصول جو خیالی نہیں بلکہ حقیقی اور عملی ہیں۔ جو کہ ساری دنیا کے لیے روزمرہ زندگی کے لیے رہنما ہیں۔"

ایک انگریز مصنف جان ولیم ڈریپر JOHN WILLIAM DRAPER اپنی کتاب A History of Intellectual Development of Europe میں یہ الفاظ لکھتے ہیں۔

"قرآن اخلاقی پند و نصائح کا مجموعہ ہے۔ اس کا مضمون مختلف ٹکڑوں میں بٹا ہوا ہے۔ اور ہم ایک بھی ورق ایسا نہیں الٹ سکتے جس میں عقلمند آدمیوں کے لیے کوئی ذکر پسندیدہ اصول موجود نہ ہو۔" ایک اور انگریز مصنف ہرٹوگ ہرشفیلڈ HARTWIG HIRSCHFELD اپنی کتاب نیو ریسرچز ان ٹو دی کمپوزیشن اینڈ ایگزیجیسس آف دی قرآن New Researches into the Composition and Exegesis of the Quran میں یہ لکھتے ہیں۔

"ہمیں حیران نہیں ہونا چاہیے کہ قرآن سرچشمۂ علوم ہے۔ آسمان و زمین، انسانی زندگی، تجارت اور مختلف دوسرے موضوعات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سے اس مقدس کتاب کی تشریح پر بہت مضامین لکھے گئے ہیں۔ اسی طرح قرآن کی وجہ سے بہت زیادہ تحقیقیں ہوئیں [illegible] جنہیں اسلامی دنیا میں علم کی تمام شاخوں کے لئے رحمت ثابت ہوئیں۔ جس سے علمی میدان میں ترقی ہوئی۔ اس سے نہ صرف عرب [illegible]

سے فائدہ اٹھایا۔ بلکہ اس سے یہودی فلسفہ متاثر ہوا، جسے اپنے مذہبی مسائل عربی طریقہ پر حل کرنے لگے۔ اگر اس بات پر بحث کرنے کی مزید ضرورت نہیں کہ جیسا کہ [illegible] علم [illegible] سے زیادہ مستفید ہوئی۔

یہ ہے اعجاز القرآن اور یہی اس کی مختلف خوبیاں اور محاسن۔ قرآن کا بے عیب و بے نقص ہونا، عبارت و معنی کا ربط، معنی کی وسعت، شیرینی اور حلاوت، شائستگی و پاکیزگی، حسن صورت، دل فریب تکرار، اثر انگیز اور وجد آفرین عبارت اور بے مثل فصاحت و بلاغت ایسے جوہر ہیں۔ جو کسی نام نہاد الہامی کتاب میں اٹھا کر دیکھیے۔ نہیں ملیں گے۔ پھر اس کتاب کا یہ دعویٰ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ کیونکر ٹھیک نہ ہو۔

قرآن بے مثل ہے

ارشاد خداوندی ہے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۔ (بنی اسرائیل) اے رسول! فرما دیجئے کہ تمام انسان اور جنات سب اس بات کیلئے جمع ہو جائیں کہ قرآن کی مثل بنا لائیں۔ تب بھی اس پر قادر نہیں ہو سکیں گے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کی مدد بھی کرنے لگیں۔ یہ چیلنج آج بھی بدستور فضائے بسیط میں گونج رہا ہے۔ لیکن کوئی بھی ایسا پیدا نہیں ہوا جو اسے قبول کرتا۔ پھر چیلنج ہوتا ہے۔ اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۭ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَآ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ سورہ ہود یعنی کیا کفار یوں کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی طرف سے خود اس کو قرآن بنا لیا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر یہ بنایا ہوا ہے تو تم بھی اس جیسی دس سورتیں اپنی بنائی ہوئی لے آؤ اور سوائے اللہ کے جس جس کو بلا سکو بلا لو۔ پھر اگر وہ اس بات کا جواب نہ دے سکیں۔ تو تم یقین کر لو، جان لو کہ یہ قرآن اللہ ہی کے علم سے اترا ہے اور یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کیا اب بھی تم حکم ماننے والے ہو گے۔

جب اس پر بھی عمل کرنے کا حوصلہ نہیں ہوا تو چیلنج ہوتا ہے۔ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۠ وَادْعُوْا شُهَدَاۗءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ سورۃ البقرہ۔ اچھا دس نہیں، ایک ہی ایسی سورۃ لے آؤ اور خدا کے سوا سب مددگاروں کو بلا لو اگر تم سچا ہونا ثابت کرو۔ لیکن وہ آج تک جواب [illegible] ہیں۔ خدا کا مقابلہ کریں تو آخر کس طرح؟؟

مسیلمہ کذاب ایک ایسا شخص تھا جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ جھوٹی آیات گھڑتا ہے۔ لیکن بے معنی استعارے، بے ربط مثالیں اور شرافت سے بعید الفاظ اس کے ذہن کی تخلیق تھے۔ اس کی گھڑی ہوئی چند آیات کا ترجمہ دیکھیے: "اے دو مینڈکوں کے جوڑے کی بچی ہوئی مینڈکی، تو جو صاف کرتی ہے سو صاف کرتی ہے۔ تیرا آدھا حصہ پانی میں اور دوسرا مٹی میں ہوتا ہے۔ نہ کسی پینے والے کو روکتی ہے۔ اور نہ پانی گدلا کرتی ہے۔ ملک آدھا ہمارا اور آدھا قریش کا ہے۔ لیکن قریش ظالم ہیں۔"

اچھا انصاف سے بتائیے کچھ سمجھ میں آیا ہے؟ کچھ بھی تو نہیں۔ یہ کذاب قرآن کریم کی سورۃ العادیات کے مقابلہ میں یوں طبع آزمائی کرتا ہے۔

آپ کے مطالعہ کے لئے دونوں عبارات ایک دوسرے کے مقابل دی جاتی ہیں پڑھئے اور لطف اٹھائیے۔

یہ دیدہ دلیری

از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین دربار عالیہ شرقپور شریف [illegible]

حال ہی میں روزنامہ "حالات" لاہور مورخہ ۔۔ فروری ۱۹۶۳ء میں ایک مضمون بعنوان حضرت شیخ التفسیر قدس سرہ العزیز (مولانا احمد علی) میں [illegible] شائع ہوا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کا جذبہ محبت و عقیدت اس کی نگاہوں میں اس کے محبوب کو بہت بلند و بالا مقام تک پہنچا دیتا ہے۔ کسی نے ٹھیک ہی کہا ہے۔ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ۔ یعنی تیرا کسی چیز سے محبت کرنا تجھے اندھا اور بہرا بنا دیتا ہے۔ لیکن محبت اور عقیدت کا یہ جذبہ جب تک انسان کی اپنی ذات تک محدود ہے تو کسی حد تک ٹھیک ہے۔ لیکن جب وہ اس کے ساتھ دوسروں کو بھی اسی محبت میں اندھا اور بہرا کرنا چاہے اور اس ضمن میں ایسی بے سروپا باتیں یا تاویلات رنگ سے کام لے جس سے دوسروں پر حرف آتا ہو اور باطل و ناحق اور صاف خیالات میں خواہ مخواہ الجھاؤ پیدا ہو اور بھی کی بجائے تو ایسی کوشش اور ایسے خیالات یقیناً مذموم ہیں اور معاشرے کے ہر فرد کو اس قسم کے اہتمام اور غلط بیانی سے بچنا چاہیے۔

مضمون مذکورہ بالا میں مولانا احمد علی صاحب کے درس قرآن کو نگاہِ عقیدت سے دیکھتے ہوئے یہ واقعہ تحریر کیا ہے۔

درس قرآن میں مشغول ہوتے ہیں میں دیکھتا ہوں کہ ایک بلند و بالا مقام پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر جلوہ افروز ہیں۔ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جمعیت ساتھ ہے۔ جب حضرت شیخ التفسیر درس کا جملہ ختم کرتے ہیں تو ہاں نبوت حرکت میں آ جاتی ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ صدقت، صدقت، صدقت۔ آپ نے سچ کہا، آپ نے سچ کہا۔ آپ کے ہر جملہ درس قرآن پر مرتبہ نبوت کی مہر تصدیق ثبت ہوتی۔

بیان میں کہاں تک سچائی ہے اور اس حقیقت کو کہاں تک دخل ہے اور کس حد تک مقصد کیا ہے یہ تو لکھنے والے صاحب ہی بہتر جانتے ہیں لیکن انہوں نے اسی پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے اس بیان کو مستند بنانے کے لئے [illegible] پیش کرتے ہیں۔

اس دور کے جلیل القدر بزرگ اور قطبِ وقت حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جب مولانا علیہ رحمۃ کے درس قرآن میں شرکت کیا کرتے تھے چنانچہ آپ نے ارشاد فرمایا: احمد علی کا دور ہے اب میں شیر محمد کی طرف نگاہ کر کے کہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ عرش سے فرش زمین تک نور ہی نور کی قندیلیں روشن ہیں [illegible] سے منور کر دی ہیں جہاں تک نظر پہنچے کے بعد [illegible] صاحب کو [illegible] نظر نہیں آتا۔ اور مضمون نگار کے نزدیک دوسری جماعت کو بنیاد بنا کر یہی لکھتے ہیں کہ پڑھنے والوں کو شک و شبہ پیدا ہو جاتے ہیں۔

[illegible] معلوم ہوتا ہے کہ [illegible] ان بیانات کا کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ تعجب ہے کہ [illegible] صاحب نے کس دیدہ دلیری سے کام لیتے ہوئے یہ خود تراشیدہ قول حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے منسوب کر دیا ہے اور کتنی جسارت سے یہ کہہ دیا ہے کہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ مولانا احمد علی صاحب کے درس قرآن میں اکثر شریک ہوا کرتے تھے۔ حالانکہ وہ قیامت تک ایسی شہادت پیش نہیں کر سکتے۔

حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اتنی پر عظمت اور مشہور و معروف ہے کہ اخبار کو بھی اعتراف ہے۔ اور آپ جس مسلک حقہ کی ترویج و اشاعت [illegible] کے لئے ساری عمر کوشاں رہے وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ [illegible] کے حالات، معمولات، خیالات اور ملفوظات کا مجموعہ [illegible] مولف صوفی محمد ابراہیم قصوری میں نمایاں

محمود ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کا کون گوشہ ہے جہاں اس آفتاب روحانیت کی نورانی شعاعیں نہیں پہنچیں۔ کراچی ہے جہاں میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وابستگانِ عقیدت ان کے رنگ میں رنگے نظر نہیں آتے۔ شرقپور شریف کے علاوہ سید نور الحسن شاہ صاحب، سید اسماعیل شاہ صاحب کرمانوالے، میاں رحمت علی صاحب گلشن شریف والے جن کے آستانے آج مرجع خلائق ہیں اس مشعل ہی کی قندیلیں ہیں۔ لاکھوں اشخاص آپ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوئے اور بالواسطہ ہو رہے ہیں۔ حضرت میاں صاحب ؒ کی ہی مسلّم شخصیت ہے جن کی روحانیت کے معترف ان کے وابستگانِ عقیدت ہی نہیں بلکہ اُن کے اغیار بھی ہیں۔ ہر مکتب فکر و ہر مذہب و ملت کے لوگ آپ کے آستانے پر حاضر ہونے کا شرف حاصل کرنے کے لئے دور دور سے آتے رہے۔ خود اس مضمون کے لکھنے والے بھی اس اعتراف میں کسی سے پیچھے نہیں۔

میاں صاحب ؒ کے خیالات احمد علی صاحب کے بارے میں کیا تھے اس کا جواب کسی کو نہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ میاں صاحب ؒ کی خدمت میں مولانا احمد علی صاحب کی تصنیف "اصلی حنفیت" تبصرے کے لئے پیش کی گئی تو آپ نے ملاحظہ فرما کر بیزاری کا اظہار فرمایا اور کہا کہ یہ اصلی حنفیت نہیں نقلی حنفیت ہے۔ ابھی اس واقعہ کو گزرے فقط دو سال ہی ہوئے ہیں۔ اس کے عینی شاہد ابھی تک شرقپور میں موجود ہیں۔ تعجب ہوتا ہے ان لوگوں کی ذہنیت پر جو اندھی عقیدت کے جذبے میں حقیقت کو جانچنے کی پرواہ بھی نہیں کرتے بلکہ آنکھ بند کر کے جو خیال دل و دماغ میں آیا اسے واقعاتی صورت میں لکھ دیتے ہیں۔ مولانا احمد علی صاحب کا مسلک اہل پردہ تا حین حیات [illegible] ہے کس سے مخفی ہے۔ بندہ ان ہی سے والہانہ عقیدت تو کیا انہوں نے تو سرزمین پنجاب کی مایہ ناز ہستی ہیں [illegible] علامہ اقبال جیسی شخصیتیں بھی عقیدت پیش کرتی رہی ہیں اور جہاں سے [illegible] سال سے کروڑوں مسلمانوں نے فیض حاصل کیا اور منتظر رہے کہ قیامت تک فیض جاری رہے گا۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

تو مولانا موصوف اس مقدس ہستی پر بھی حرف گیری سے باز نہیں رہتے بلکہ یہ کہ داتا گنج بخش سید مخدوم علی ہجویری کی وہ قبر ہی ہے جہاں سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی اجمیری نے بھی سب و روز فیوض و برکات سے سرشار ہو کر عقیدت کے پھولوں کو اس لافانی شعر میں پیش کیا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا ٭ ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

تعجب کی کم ظرفی دیکھئے کہ مولانا موصوف کے عقیدت کیش اب اس شعر کے پہلے مصرع اور دوسرے مصرع کو مولوی احمد علی کی تصویر کے نیچے چسپاں کر رہے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

گویا اب مولانا احمد علی صاحب کو امام وقت بنانے کی سند حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہی حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور درس قرآن کے ہر جملے پر تین مرتبہ نبوت کی مہر تصدیق ثبت ہونے کو ثابت کرنے کی سعی لاحاصل میں لائی جا رہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان کے وابستگان عقیدت ان کو کس زمرے میں رکھنا چاہتے ہیں؟ اگر قرون اولیٰ کو بیچ لانا چاہتے ہیں تو مولانا موصوف کی پوری زندگی پیروں کو معاون بنانے میں گزری ہے اور وہ انہیں مزار پرستوں کی صف میں رکھنا چاہتے ہیں تو پھر ان کے متعلق یہ غلط کہنا کہ اس شخص کے مقام و حال کا جس کے آستانہ حضرت پر وقت کے ولی بھی حاضری اپنے لئے باعث عزت و سعادت سمجھتے ہیں اس کے ہر جملہ درس قرآن کی صداقت پر نبوت کی مہر تصدیق کوئی ہو اور انہیں مسند روحانیت پر بٹھا کر ان کو قطب الاقطاب اور پیر کامل کا لقب دینا، ابدال کاملین کے آستانے پر حاضری دینا اور خصوصی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مع صحابہ کے تخت پر تشریف لانا سب باتیں ان سے منسوب کرنا بیکار ہے۔ بہرحال ان کے وابستگان ان کو جہیں بھی جگہ دیں ان کے لئے یہ قطعاً مناسب نہیں کہ وہ مولانا موصوف کی امامت یا قطبیت کے لئے حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کی سند لینے کی کوشش کریں اور اس سلسلے میں لغو اور بے سروپا اقوال ان کی طرف منسوب کریں۔

بیت القرآن سیالکوٹ [illegible] جہاں قرآن مجید [illegible] بھلائی کی کتب دستیاب ہیں۔
اخبار کا چندہ اور کتابوں وغیرہ کی قیمت بذریعہ منی آرڈر ارسال کرکے [illegible] دینی کتب بکثرت ہمارے یہاں سے طلب کیجیے۔ ہمیں اخبار جاری ہو جائیں گی۔
مولانا صوفی [illegible] مکتبہ [illegible] والی محمد [illegible] دہلی

از مولوی اختر کیمبلپوری گنج پوری

ڈھول کا پول!

الحاد کی بوتل پر سنیت کا لیبل

۱۱ فروری ۱۹۶۳ء کے چٹان میں ایک شخص جو کہ شورش کے قلم سے تعلق رکھتا ہے، اسکا ایک مضمون شائع ہوا ہے، جسکا عنوان ہے "اسلام و عت کی تاریخی شخصیت" اس نے جو بھی علماء اہلسنت اور دوسرے سنی عوام پر گند اچھالی ہے، وہ کسی سے مخفی نہیں، ان لوگوں کی یہ پرانی عادت ہے کہ جب کوئی جواب نہیں بن پڑتا تو علماء حقہ و اہل سنت کو گالیاں دینے لگتے ہیں، اور بدعتی، مشرک وغیرہ ناپاک الفاظ استعمال کر کے غریب مسلمانوں کو پریشان کرتے ہیں۔ خیر! اب میں یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ دیوبندی وہابی "سنی" نہیں۔ بلکہ الحاد کی بوتل پر سنیت کا لیبل ہیں۔ اس شورش فتنہ کی خبر مخبر صادق حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پہلے ہی دیدی تھی۔ اور طرح طرح سے اس فتنہ سے مسلمانوں کو آگاہ کر دیا تھا۔ چنانچہ مشکوۃ جلد دوم باب ذکر الیمن والشام میں بحوالہ بخاری شریف روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم خوش بیٹھے، بارگاہ الہی میں دست مبارک اٹھا کر دعا فرما رہے تھے اللھم بارک لنا فی شامنا۔ اے اللہ ہمارے لیے شام میں برکت دے۔ اللھم بارک لنا فی یمننا۔ اے اللہ ہمکو ہمارے یمن میں برکت دے۔ حاضرین میں سے بعض نے عرض کیا وفی نجدنا یا رسول اللہ دعا فرمائیں کہ ہمارے نجد میں برکت دے۔ پھر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے وہی دعا فرمائی شام اور یمن کا ذکر فرمایا مگر نجد کا نام نہ لیا۔ انھوں نے پھر دوبارہ عرض کیا کہ وفی نجدنا۔ حضور یہ بھی دعا فرما دیں کہ نجد میں برکت ہو۔ غرض کہ تین بار یمن اور شام کے لیے دعائیں فرمائیں۔ بار بار لوگ یاد دلاتے پر نجد کو دعا نہ فرمائی۔ بلکہ آخر میں فرمایا۔ ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان۔ یعنی وہاں تو زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطانی گروہ پیدا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نگاہ پاک میں نجد کا فتنہ تھا جس سے آپ نے اس طرح خبر دی۔

اور سنئے! اسی طرح مشکوۃ جلد اول کتاب القصاص میں بحوالہ [illegible] حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام ایک بار کچھ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے ایک شخص نے پیچھے سے عرض کیا، یا محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آپ نے اس تقسیم میں انصاف نہ کیا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے بعد تمکو مجھ سے بڑھ کر کوئی عادل نہ ملے گا۔ پھر فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایک قوم اس سے پیدا ہوگی کہ جو قرآن پڑھیں گے، مگر قرآن انکے حلق سے نیچے نہ اتریگا اور اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے کہ تیر شکار سے۔ پھر فرمایا ان کی پہچان سر منڈانا ہے یہ نکلتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ ان کی آخری جماعت دجال کے ساتھ ہوگی۔ اگر تم ان سے ملو تو جان لو کہ وہ تمام خلقت میں بدتر ہیں۔ اس میں ان کی پہچان سر منڈانا بتائی گئی [illegible] آگو خاص سر منڈانے والے وہابی دیوبندی کثرت سے ملینگے۔ پھر فرمایا کہ بت پرستوں کو چھوڑ کر اہل اسلام کو قتل کریں گے۔ اہل سنت کو گالیاں دینا، اور انکی دل شکنی کرنا بھی قتل کے مترادف ہے۔ (بخاری جلد اول کتاب الانبیاء متصل قصہ یاجوج ماجوج۔ مسلم اور مشکوۃ باب المعجزات فصل اول) [illegible] مسلمانوں پر خاص کر [illegible] ہو رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فرمان مبارک کے مطابق بارھویں صدی میں نجد سے محمد ابن عبدالوہاب پیدا ہوا۔ اس نے کیا کیا؟ اہل حرمین و دیگر مسلمانوں پر ظلم کیے۔ اسکی داستان "سیف الجبار" اور "بوارق محمدیہ" و [illegible] وغیرہ کتب تواریخ میں دیکھو۔ انکے مظالم علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب رد المحتار جلد سوم کے شروع میں اس طرح بیان فرمائے ہیں "جیسے کہ ہمارے زمانہ میں عبدالوہاب کے ماننے والوں سے واقع ہوا کہ یہ لوگ نجد سے نکلے اور مکہ و مدینہ شریف پر انھوں نے غلبہ کیا۔ اپنے کو حنبلی مذہب کی طرف منسوب کرتے تھے۔ لیکن انکا عقیدہ یہ تھا کہ صرف ہم ہی مسلمان ہیں اور جو ہمارے عقیدہ کے خلاف ہے وہ مشرک ہے۔ اسلئے انھوں نے اہل سنت وجماعت کا قتل جائز کیا اور انکے علماء کو قتل کیا۔ جس طرح آجکل علماء اہل سنت کو دشنام گالیوں سے قتل کیا جا رہا ہے، یہاں تک کہ [illegible] کی شوکت توڑ دی اور انکے شہروں کو ویران کر دیا اور اسلامی لشکروں کو فتح [illegible]
سیف الجبار وغیرہ میں انکے مظالم بے شمار بیان فرمائے کہ مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ میں [illegible] بے دریغ قتل کیا اور اہل حرمین کی عورتوں اور لڑکیوں سے زنا بالجبر کیا۔ [illegible]

سادات کرام کو قتل کیا۔ مسجد نبوی کے تمام قالین اور جھاڑ فانوس اٹھا کر لے گئے۔ تمام صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کے مزارات کو گرا کر زمین سے ہموار کر دیا۔ یہ ناپاک ارادہ یہاں تک کیا کہ خاص گنبد خضرا کو بھی گرا دیا جائے۔ مگر جو شخص اس بری نیت سے روضہ پاک کی طرف گیا، اس پر خدا نے ایک سانپ مسلط فرمایا، جس نے اسکو ہلاک کیا اور رب العالمین نے اپنے محبوب کی اس روضہ مبارکہ کو انکے شر سے محفوظ رکھا۔ غرضیکہ انکے مظالم بیحد تکلیف دہ ہیں جنکے بیان سے پتھر پانی پانی ہو جاتے ہیں۔

ابن سعود نے بھی حرمین شریفین میں جو جو کیا وہ ہر جاننے والا جانتا ہے کہ کسی صحابی کی قبر شریف کا نشان تک نہیں چھوڑا کہ کوئی فاتحہ بھی پڑھ لے۔ یہ تو تھے عرب کے حالات اور ان لوگوں کے متعلق حضور سید عالم نور مجسم عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم کا علم غیب۔

اب ہندوستان کی تاریخ سنئے: دہلی میں ایک شخص پیدا ہوا جسکا نام مولوی اسمعیل تھا اور وہ ابن عبدالوہاب نجدی کے نقش قدم پر تھا۔ اس نے ابن عبدالوہاب نجدی کی کتاب التوحید کا اردو میں ترجمہ کیا اسکا نام تقویۃ الایمان رکھا (جو حقیقت میں تفویت الایمان ہے) اسکی ہندوستان میں اشاعت کی۔ وہابی دیوبندی انہیں شہید کہتے ہیں، کیونکہ حضرت اس تقویۃ الایمان کی وجہ سے سرحدی پٹھانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ (دیکھو تاریخ [illegible] آفتاب صداقت) مگر مشہور یہ کیا کہ سکھوں کے ہاتھوں مرے۔ اسمعیل کے معتقد دو گروہ ہیں۔ ایک تو وہ جنہوں نے اماموں کی تقلید کا صاف انکار کیا، جو کہ غیر مقلد یا وہابی کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ جنہوں نے دیکھا کہ اس طرح اپنے کو ظاہر کرنے سے مسلمان ہم سے نفرت کرتے ہیں تو انھوں نے اپنے کو "حنفی" ظاہر کیا، اور نماز روزے میں حنفیوں کی طرح ہمارے سامنے آئے۔ انہیں کہتے ہیں کہ وہابی یا دیوبندی۔

ذرا میرے آقا و مولا دانائے غیوب محبوب کبریا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا معجزہ تو دیکھو کہ آپ نے فرمایا تھا کہ وہاں (نجد) سے "قرن الشیطان" یعنی شیطانی گروہ نکلے گا۔

اردو میں "قرن الشیطان" کا ترجمہ ہے "دیو بند"۔ اردو میں "دیو" کہتے ہیں شیطان کو اور "بند" بمعنی گروہ، [illegible] اضافت مقلوبی ہے، یعنی بند دیو "شیطانی گروہ"۔ اور ایک معنی "بند" کے "قریب" بھی ہیں۔ تو اس صورت میں "دیوبند" کے معنی "شیطانی قریب" ہونگے۔

مگر ان دونوں فرقوں کے عقیدے بالکل ایک ہی ہیں۔ صرف اعمال میں کچھ ظاہری اختلاف ہے۔ دونوں ابن عبدالوہاب کو اچھا جانتے ہیں اور انکے عقائد کے حامی۔ چنانچہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی دیوبندی اپنے "فتاوی رشیدیہ" جلد اول کتاب التقلید صفحہ ۱۱۱ میں لکھتے ہیں:-

"محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں، انکے عقائد عمدہ تھے اور مذہب انکا حنبلی تھا۔ البتہ انکے مزاج میں شدت تھی، مگر وہ اور انکے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا ہے۔ رشید احمد۔"

لیکن موجودہ زمانہ میں غیر مقلدین کے مقابلہ میں زیادہ خطرناک "دیوبندی" ہیں، جو اپنے آپ کو اہل سنت کہلاتے ہیں، اور منافقوں کی طرح مار آستین بنکر مسلمانوں کے عمدہ عقائد اور ایمانوں پر حملہ کرتے ہیں، اور عام مسلمان اس بھیس کی وجہ سے پہچان نہیں سکتے۔

ان لوگوں نے دینی کتابوں میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی ایسی توہینیں کیں کہ کھلا ہوا مشرک و کافر بھی نہیں کر سکتا۔ مگر پھر بھی غریب مسلمانوں کو تو مشرک اور بدعتی کہا جاتا ہے، اور اپنے آپ کو ابن عبدالوہاب کے عقیدہ کے مطابق اسلام کے اکیلے ٹھیکیدار سمجھتے ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک توحید کے معنی انبیاء کی توہین ہیں۔ حالانکہ یہ شیطانی توحید ہے۔ اس نے حضرت آدم علیہ السلام کی عظمت سے انکار کیا، غیر خدا کے سامنے نہ جھکا اور خدا کے نبی کو بشر (گارے مٹی سے) کہا۔ پھر [illegible] جگہ جگہ "شیخ نجدی" کی "لاحول" سے خاطر تواضع کی جاتی ہے۔ مگر اسلامی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالی کو ایک جاننا اور ماننا اور اسکے محبوبوں کی عزت و عظمت کرنا۔ جسکی تعلیم ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ پہلے جزو میں اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے، دوسرے میں عظمت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار فرمایا گیا ہے۔

معلوم نہیں کہ کب سے اہل سنت ہیں۔ دوسرے یہ کہتے ہیں کہ ہمارے عقائد آج سے چودہ سو سال پہلے کے مطابق ہیں۔ مگر انکا یہ خیال غلط ہے۔ مسلمانو! انکے شر سے بچو، اور اپنے ایمانوں اور عقائد کو انکے چنگل سے بچاؤ۔ انکی [illegible] سے کچھ نہیں بنتا، اور نہ خدا کے فضل و کرم سے ہمارے عقائد کو بگاڑ سکتے ہیں۔ یاد رکھو! انکے عقائد بارھویں صدی کے پیداوار ہیں آج سے چودہ سو سال کے عقائد کے مطابق نہیں ہیں۔ انھیں اہل سنت کہنا بھی جائز نہیں ہے۔ خدا کے فضل و کرم سے ہم سنی ہیں جتنے اولیاء کرام و بزرگان دین گزرے ہیں وہ سب سنی ہی تھے۔

از مولانا محمد عنایت اللہ صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ

شیطان اور اسکے ساتھی

استعانت شیطان کے ساتھیوں کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں کسی سے مدد یا استعانت طلب کرنے سے منع کرتے ہیں اور فتویٰ دیتے ہیں کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک ہے۔ حالانکہ سنی حضرات کا کوئی مددگار نہیں۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا ۝ (پ) جو شخص پر خدا کی لعنت ہے اس کا کوئی مددگار نہیں۔ اب انہی حضرات کے جو یہ کہتے ہیں کہ غیر اللہ سے مدد طلب کرنا شرک ہے پیرو مرشد کا فتویٰ پڑھیے:۔

(فتویٰ) ایک دوسرے کی مدد کرنا عبادت ہے۔ (عبارات جدیدہ)

ایسے فتوے کی رُو سے ایک دوسرے سے مدد طلب کرنے سے روکنے والا، عبادت سے روکتا ہے اور عبادت سے روکنا شیطان لعین کا فعل ہے۔ اسی وجہ سے جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتا ہے، تو سامعین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھتے ہیں، تاکہ عبادت سے روکنے والا بھاگ جائے۔ سو اب سنی بریلوی حضرات بھی یہ وظیفہ اور کہیں کہ جب کوئی شیطان کا ساتھی استعانت طلب کرنے سے منع کرے، تو فوراً لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھنا شروع کر دیا کریں۔

معراج سے انکار تفسیر حسینی پ ۱۵ زیر آیۂ کریمہ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ تحریر فرماتے ہیں کہ کعبہ سے لیکر بیت المقدس تک معراج حالت بیداری کا ثبوت قرآن پاک سے ثابت ہے، اس کا منکر کافر ہے۔ لیکن بیت المقدس سے عرش تک معراج حالت بیداری کا ثبوت احادیث سے ہے، اس کا منکر گمراہ ہے۔ دور حاضرہ میں معراج حالت بیداری میں ہونے کے بھی منکر ہیں۔ صرف یہی نہیں، بلکہ اپنے ساتھ ملانے بھی ہیں۔ اپنے ساتھ ملانے کیلئے وہ تقریروں اور تحریروں میں اس کا پرچار کرتے ہیں۔ گمراہ ہیں اور گمراہ کرنے والے بھی ہیں۔ یہی صفت شیطان کی بھی ہے کہ گمراہ بھی ہے اور گمراہ کرنے والا بھی ہے۔ حالت بیداری میں معراج کا انکار کرنے والے شیطان کے ساتھی ہیں۔

حاضر و ناظر اسکے متعلق میں ان ہی حضرات کے پیرو مرشد ... کی عبارت کے حوالہ سے ثابت کرتا ہوں۔ یہ ... صاحب تفسیر بیان القرآن ... ۔ ... میں زیر آیت إِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ (پ ۳۔ رکوع ۲) تحریر کرتے ہیں کہ حدیث میں آیا ہے کہ ہر بچہ کو ولادت کے وقت شیطان چھیڑتا ہے کہ اسکے چھیڑنے سے چیختا ہے بجز حضرت مریم و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے۔

ناظرین! ذرا غور کریں کہ ساری دنیا میں روزانہ کتنے بچوں کی پیدائش ہوتی ہے اور ہر بچہ روتا ہوا پیدا ہوتا ہے۔ بچہ اگر انگلینڈ میں پیدا ہو تو شیطان وہاں پر بھی ہے۔ اگر امریکہ میں ہو تو وہاں بھی۔ اگر ہالینڈ میں ہو تو وہاں بھی۔ اگر انڈیا میں ہو تو وہاں بھی۔ اگر پاکستان میں ہو تو وہاں بھی۔ گویا شیطان صاحب ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ مگر ... کے چیلوں سے پوچھیں کہ حضور نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حاضر و ناظر ہیں؟ تو فوراً فتویٰ دیں گے کہ ایسے عقیدہ والا کافر و مشرک ہے۔ اور متقی بھی ایسا ہی تہذیب کے ہیں، جنکا ... لسٹوں میں داڑھی اور موچھ صفایا کرانا معمول ہے۔ ... بسترے ... سو قت جبکہ سورج نصف النہار پر ہو۔ جنہوں نے سردیوں میں کبھی استنجا تک بھی ادا کیا ہو۔ رمضان شریف کے مہینے میں کبھی روزہ تک نہ رکھا ہو، اور خطاب کیسے ہیں؟ "سیف الاسلام" "شیخ الاسلام" "حامی سنت" اور "ماحی بدعت"۔ جنکی پیدائش اس بازار میں ہوئی ہو اور صحبت کنجریوں اور کنجروں کے ساتھ ہو، جنکی شکل دیکھنے سے فرعون اور نمرود کا نقشہ آ جاتا ہو، ایسے متقی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق حاضر ناظر کا عقیدہ رکھنے پر کفر و شرک کا فتویٰ دیتے ہیں۔ شیطان لعین کے متعلق حاضر ناظر کا عقیدہ رکھیں تو وہاں ان کو کوئی فتویٰ نہ یاد آئے۔ مگر کسے بھی کیوں ہو، شیطان سے رفاقت اور سنگت۔

کراچی ... مارچ کو ... جامع مسجد ... کی جانب سے حضرت مفتی اعظم فلسطین کے اعزاز میں ... جلسہ ... پاکستان کے صدر حضرت علامہ ... صاحب ... جلسہ ... جاری رہا۔

شائقین علم کیلئے خوشخبری

اہل سنت کو یہ بات سنکر خوشی حاصل ہوگی کہ شمس العلماء حضرت علامہ مفتی غلام جہانگیر صاحب مظفرپور رضوی دعوت مجاہد ملت تحصیل وضلع میانوالی عرصہ چار سال سے ... جہاں ... کا اہم کام دینا رہا اور جس میں جامع المعقول والمنقول علامہ مولانا ابو الفتح محمد اللہ بخش صاحب اپنے بحر علمی سے بڑی تحقیق و تدقیق کے ساتھ علم کے پیاسوں کو سیراب کرتے رہے۔ مولانا موصوف چار سال سے اہل سنت کے بڑے بڑے اداروں میں کام کرتے رہے ہیں جنہیں مولانا کی تقریر تک نصیب ہوئی۔ چونکہ مولانا صاحب علماء اہل سنت کے لائق مدرسین میں سے ایک مایہ ناز ہستی ہیں جو کسی اہل علم سے مخفی نہیں۔ ایسے علماء کی جانب سے ... بھی ... جاتی ہے۔ علماء کی رغبت و خواہش کو دیکھ کر امسال بڑے درجہ میں ... کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ ایک درس جو کہ علم صرف اور علم فارسی میں جماعت ... عالم سے ... تقریر کر چکا ہے جو علماء کو فارسی بول چال میں مشق کرائینگے، اور دوسرے ... درس کا انتظام کیا جا رہا ہے، جو کہ بہت بڑے ادیب ہونگے اور طلباء کو بڑے عجیب طریقہ سے عربی بول چال میں مشق کرائینگے۔ باقی جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا ابو الفتح محمد اللہ بخش صاحب منطق، فلسفہ، ریاضی، علم کلام اور اسکے علاوہ چند اسباق پڑھوتے بھی ... رکھیں گے۔ اور جامعہ میں نصاب تعلیم مقرر کیا گیا ہے جس کی رو سے طلباء کو چند سالوں میں تمام منطقیات و منقولات پڑھا دیا جائیگا جن میں قاضی حمد اللہ، ... رسالہ ... شرح جغمینی وغیرہ ... تمام رسائل کو ختم کرایا جائیگا۔ حضرات علوم ... کے شائقین ... جلد سے جلد ... مستفید ہوں ... سے ... (ناشر) محمد فضل ... منتظم جامعہ ...

سکھر ... دار العلوم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر میں ... شوال المکرم سے دورۂ حدیث شریف کا آغاز ہو گیا ہے۔ درس نظامی کی تکمیل کرنے والے طلباء جلد سے جلد داخلہ لیں۔ درس نظامی کے جملہ فنون اور تجوید و قرأت اور طلباء کے قیام و طعام و وظائف اور کتب کا معقول انتظام ہے۔ دورۂ حدیث شریف کی خدمات حضرت علامہ مولانا مفتی محمد حسین صاحب قادری رضوی مہتمم دار العلوم انجام دینگے۔ (رشید احمد ... دار العلوم ...)

کوٹلی لوہاراں ... بروز جمعہ کوٹلی لوہاراں ... میں ... اہل سنت کے تحت حضرت ... غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف کی مجلس منعقد ہوئی جس میں

فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد سلطان احمد صاحب فاروقی خطیب اعظم لاہور اور ... حضرت مولانا ابو النور محمد بشیر صاحب ... نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ ... (نامہ نگار)

جلسۂ عام مرکزی ادارہ جمہور اہل سنت کے زیر اہتمام بمقام ... کو ... روڈ ... ہوا ... ہیں ۲۰ فروری کو بعد نماز عشاء ایک جلسۂ عام ہوا جس میں حضرت علامہ مولانا ... صاحب نقشبندی صدر مرکزی ادارہ جمہور اہل سنت، حضرت علامہ مولانا سید طالب حسین شاہ صاحب نائب صدر مرکزی ادارہ جمہور اہل سنت، حضرت علامہ مولانا محمد رفیق صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی ادارہ جمہور اہل سنت۔ قاری فضل ... صاحب خطیب ... نے فضائل قرآن کریم اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ... دلچسپ انداز میں تقاریر فرمائیں۔ صاحب صدر نے مرکزی ادارہ جمہور اہلسنت کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ ہماری انجمن کا مقصود دین و سنت کی خدمت کیلئے ہر وقت سرگرم رہنا ہے۔ ... صاحب ... نے نعت خوانی سے سامعین کے قلوب کو منور فرمایا۔ (نامہ نگار)

جلسۂ ختم قرآن ۲۵ رمضان المبارک کو ... بمکان ... علی حسین صاحب جلسۂ ختم قرآن پاک منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا ابو القاسم صاحب ... نے بعد نماز ظہر تقریر فرمائی۔ تقریباً ایک ہزار کا اجتماع تھا۔ حضرت مولانا ... الحق صاحب نے عصر کی نماز پڑھائی، افطار سے قبل ... صاحب نے میلاد شریف پڑھکر قیام کیا اور درود شریف پڑھا۔ بعد مغرب مولانا ابو القاسم صاحب نے خطیب ... کے رد میں تقریر فرمائی۔ ... بہت سے وہابی دیوبندی عقائد باطلہ سے توبہ کر کے صحیح العقیدہ سنی بن گئے۔ (محمد علی)

قبول اسلام ... ۲۲ فروری بروز جمعہ ... ایک عیسائی خاندان اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر جناب شیخ الحدیث حضرت مولانا ابو البیان غلام علی صاحب مہتمم اشرف المدارس ... کے دست حق پرست پر مشرف باسلام ہوا، اسلامی نام بھی رکھے گئے ہیں۔ والد ... سے غلام محمد، لڑکی ... سے ... دوسرا لڑکا ... رفیق سے محمد رفیق، ... سے غلام محمد، بی بی ... سے حمیدہ بی بی۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما کر استقامت کی توفیق دے۔ (آمین)

(۲) ۲۲ فروری کو ایک عیسائی ... سکنہ ... موضع ... ضلع ... نے ... شریف ... حضرت ... مولانا ... صاحب ...

اخبار سواد اعظم لاہور ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۲۵۹